

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیند سے پہلے نیکی

حدیث شریف: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ ".

(صحیح البخاری: 247، الوضوء - صحیح مسلم: 2710، الذکر والدعاء)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” جب تم اپنی خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح اپنی نماز کے لئے وضو کرتے ہو ویسے ہی وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: ” اے اللہ میں نے اپنا نفس تجھے سونپ دیا، اور اپنا رخ تیری طرف موڑ لیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور اپنی پشت کو تیری طرف لگا دیا، تیرے اجر کی خواہش رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے بارگاہ کے سوانہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ کوئی جائے نجات، اور میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور ایمان لایا تیرے نبی پر جسے آپ نے ہماری طرف بھیجا۔ اگر اس رات تمہاری موت ہو گئی تو فطرت اسلام پر ہوگی اور اگر بخیر وعافیت صبح کیا تو بڑا اجر حاصل کیا، اور ان کلمات کو اپنی آخری گفتگو بناؤ، حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ یاد کرنے کے لئے ان کلمات کو جب میں دہرانے لگا تو ” ونبیک الذی ارسلت “ کے بجائے بدل کر ” **ورسولک الذی ارسلت** “ کہہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ” ونبیک الذی ارسلت “ ہی کہو۔ { صحیح بخاری و صحیح مسلم }

تشریح: نیند موت کی بہن اور اس کی ایک ادنیٰ شکل ہے کہ جس طرح مردہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے اسی طرح سونے والے کو بھی دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: [اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ] [الرُّم: 42] ” اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کی موت { کی گھڑی ابھی } نہیں آئی ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہوتا ہے انہیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقرر وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے، غور کرنے والوں کے لئے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں ” اس آیت سے معلوم ہوا کہ حالت نیند میں تمام بندوں کی روح جب ایک گونہ قبض کر لی جاتی ہیں، پھر عام روحوں کو بیداری کے وقت ان کے جسموں میں واپس کر دی جاتی ہیں البتہ کچھ روحوں کو واپس نہیں کی جاتی بلکہ انہیں وفات کبریٰ میں بدل دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں کہ بعض لوگ بخیر وعافیت سوئے لیکن دوبارہ بیدار نہ ہو سکے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے قبل دھیان و اہتمام سے اللہ تعالیٰ کو یاد کر لو، اور اپنے ایمان کی تجدید کر لو ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا آخری سونا ہو۔ زیر بحث حدیث بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں ہدایت میں سے ایک ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس دعا کا اہتمام کرتے تھے { صحیح بخاری: 6315 } اور صحابہ کرام کو اس کی تعلیم دیتے تھے۔

(1) اس حدیث میں اولاً تو یہ تعلیم ہے کہ بندہ سونے سے پہلے اپنے ظاہر و باطن کو پاک و صاف کر لے، ظاہر کی صفائی کے لئے اسے وضو کا حکم ہے اور باطن کی صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ پر اعتماد و تسلیم اور اس کی بنائی ہوئی تقدیر پر کامل رضا کا ذکر ہے، نیز اس حدیث میں اللہ تعالیٰ سے خوف و محبت اور اس کے اجر و ثواب کی امید کا بھی ذکر ہے جو عبادت کے اجزائے ترکیبی ہیں، مزید یہ دیکھیں کہ اس دعا میں تجدید ایمان کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اے اللہ وہ مقدس کتاب جو آپ نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لاتا ہوں اور وہ نبی جسے آپ نے ہماری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لاتا ہوں گویا میرا ایمان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت کے ساتھ اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر بھی ہے اور اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ ثواب و عقاب اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے جس سے معاد یعنی آخرت پر ایمان کی طرف اشارہ ہے اس طرح اگر غور کیا جائے تو اس حدیث میں مجملًا ان تمام چیزوں کا ذکر ہے جن پر ایمان لانا بندوں کے اوپر واجب ہے اسی لئے اس دعا کو پڑھ کر سونے کے بعد جس شخص کی وفات ہو جائے گی وہ جنتی شمار ہوگا، واقعہً یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ دعاؤں میں سے ایک دعا ہے اور اس میں جو مضمون بیان ہوئے ہیں ان کے لئے اس سے بہتر الفاظ کو بڑے سے بڑا ادیب بھی تلاش نہیں کر سکتا ہے۔

(2) ثانیاً : اس حدیث میں سونے سے قبل کے چند آداب بیان ہوئے ہیں :

[۱] **وضو کرنا** : اس کے کئی فائدے اہل علم نے ذکر کئے ہیں : ایک تو یہ کہ اگر موت آجائے تو بندے کی موت پاک حالت میں ہوتی، دوم یہ کہ اگر بندہ با وضو سوتا ہے اور جب رات میں نیند کھلے اس وقت دین و دنیا کی بھلائی کی جو دعا بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے {سنن اربعہ} ❖ سوم یہ کہ جب بندہ با وضو سوتا ہے تو اس کے لحاف میں اس کے ساتھ ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے {صحیح ابن حبان والطبرانی الاوسط}

❖ چہارم یہ کہ شیطان سے حفاظت رہتی ہے اور اس حال میں دیکھا گیا خواب عموماً سچا ہوتا ہے {فتح الباری} وغیرہ۔

[۲] **دائیں کروٹ سونا** : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بھی یہی تھا، جس کا فائدہ یہ ہے کہ دائیں کروٹ کی نیند غفلت کی نیند نہیں ہوگی اور چونکہ دل بائیں طرف ہوتا ہے اس لئے گہری نیند نہ آنے کی وجہ سے جلد بیدار ہو جاتا ہے، نیز حکماء کا کہنا ہے کہ دائیں کروٹ لیٹنا صحت کے لئے مفید ہے۔

[۳] **دائیں ہاتھ پر سونا** : جیسا کہ اس کا ذکر سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی تھا کہ سوتے وقت آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے {صحیح بخاری}

[۴] **ذکر الہی** : کسی بھی چیز کی ابتدا اور انتہا کے لئے افضل بلکہ تاکید حکم یہ ہے کہ ابتدا ذکر الہی سے ہو اور انتہا بھی ذکر الہی پر ہو، نیز حدیث میں ہے کہ جو شخص لیٹنے سے قبل اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو قیمت کے دن یہ اس کے لئے باعثِ حسرت ہوگا {ابوداؤد}

فوائد :

۱۔ با وضو سونے کی فضیلت۔

۲۔ سونے سے قبل ایمان و اسلام کی تجدید۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت دعا میں رد و بدل نہیں کرنا چاہئے۔

۴۔ ہر دم موت کی تیاری پر تہمید۔

** خلاصہ درس حدیث نمبر: 116 بتاریخ: 14/13 / ربیع الآخر 1431ھ، م 30/29 مارچ 2010

فضیلۃ الشیخ / ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ (الغاط، سعودی عرب)